دشمن کے جارحانہ عزائم کو پیوند خاک کیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔اس ایمانی قوت کی ہلکی سی جھلک یوم تکبیر کے موقع پر ہندوستان کے تین فوجی جہازوں کی تباہی کی صورت میں دنیابھر نے دیکھ لی ہے۔اگر ہندوستان افواج پاکستان پر جارحیت کی غلطی دہراتا ہے تواس بار یہ اسکی آخری غلطی ہو گی۔ ہماری بے وقوف حکومت جو ہندوستان کے متعصب وزیراعظم واجپائی کے ساتھ دوستی کی پینگیں بڑھارہی تھی اور ہم نے انہی ادارتی صفحات میں دیگر اہل درد کی طرح باربار حکومت پر یہ واضح کیا تھاکہ یہ مکار ہندو کی چال ہے۔لیکن ہماری حکومت نےباجود ملک کے دردمند حلقوں کے منع کرنے کے اسپر کان نہ دھرے اور رسوائے زمانہ معاہدہ "اعلان لاہور" پر دستخط کردیئے۔ جسکی سیاہی ابھی خشک نہ ہوئی تھی کہ بھارت نے پرتھوی، ترشول وغیرہ دورمار ایٹمی قوت سے لیس میزائل چھوڑ کر اعلان لاہور کے پرخچے اڑادیے۔اب کارگل سیکٹر میں پاک بھارت جنگ زوروں پر ہے۔ یہ ہماری حکومت کی ناکام خارجہ پالیسی کی بدترین مثال ہے۔ان نازک حالات میں اگر پاکستان ستمبر میں سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرتا ہے توگویا یہ اپنی موت کے پروانے پر دستخطوں کے مترادف ہوگا۔اگر سی ٹی بی ٹی پر دستخط ہوگئے توشاید آئندہ سال ہم یوم تکبیر نہ مناسکیں بلکہ یوم ندامت اور یوم پشیمانی خدانخواستہ کہیں ہم نہ منارہے ہوں۔خداوند ہمارے ملک وملت کی حفاظت فرما اور نااہل اور بے وقوف حکمرانوں سے ہمیں نجات دلا (آمین)۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ترکی میں باپردہ خاتون رکن پارلیمنٹ کی جرأت رندانہ

یہ کلی بھی اس گلستانِ خزاں منظر میں تھی
ایسی چنگاری بھی یارب اپنی خاکستر میں تھی　(اقبالؒ)

ترکی کی پارلیمنٹ میں اسوقت زلزلہ برپاہواجب مشرق کی عفت مآب دختر پاکیزہ اور ملت اسلامیہ کی قابل فخر بیٹی مروہ کواکچی نے سر پر سکارف پہن کر تقریب حلف برداری میں شرکت کی۔اس واقعہ پر سیکولر ترکی میں ان دنوں ایک قیامت برپا ہوگئی ہے۔کہ اس اسلامی جرأت سے ان کے سیکولر نظام کے تہہ وبالا ہونے کا اندیشہ پیدا ہوگیا ہے۔پارلیمنٹ میں حزب اقتدار اور دیگر

پارٹیوں نے بشمول وزیر اعظم بلند ایجوت کے باپردہ رکن پارلیمنٹ کو ایوان سے باہر نکالنے کیلئے احتجاج شروع کیا۔ اور اس کے خلاف اخبارات اور نام نہاد تنظیموں نے ایک طوفان بد تمیزی برپا کر دیا۔ یہ ہے روشن جمہوریت اور پروگریسیو سیکولر نظام کا ایک فراخ دلانہ منظر۔ جہاں ایوان میں عورت مغربی لباس سکرٹ بلکہ منی سکرٹ میں دندنا سکتی ہے لیکن اسلام کے مقرر کردہ فطری لباس کو پہن کر اور ستر کو ڈھانپ کر نہیں آسکتی۔ لباس انسان کا بقول مغرب ایک ذاتی فعل ہے اس کے پہننے یا نہ پہننے پر کوئی قدغن نہیں لگائی جاسکتی۔ تو پھر اسی اصول کے مطابق ایک مسلم باعفت' باحیا عورت کے حقیقی مقام پر فائز ایک مسلمان خاتون اگر عمل پیرا ہو تو پھر یہ چیخ و پکار کیا معنی رکھتی ہے؟ طرفہ تماشہ یہ کہ اس رکن پارلیمنٹ کی ترک شہریت بھی ختم کر دی گئی ہے۔ مغرب زدہ عورتوں کیلئے اس کی یہ جرأت رندانہ باعث عبرت ہے۔ آج مغرب کی مادی زندگی نے عورت کو سرمایہ دارانہ نظام کے پاؤں کی پازیب بنا دیا ہے۔ جسکی جھنکار کے طفیل ہی اسکی منڈیوں کی رونق ہے۔ لیکن مغربی عورت کے مقام کو یورپ کے مشینی پرزوں کے شور' چمنی کے دھوئیں' کیمروں کی تیز روشنیوں اور گناہ سے بھرے ہوئے معاشرے نے اتنا آلودہ اور ذلیل کرا دیا ہے کہ شاید ہی زمانہ جاہلیت میں آدم خور قبیلوں نے بھی عورتوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہو۔

ع آہ! کس گراں قیمت پہ عورت نے خریدا ہے یہ "اوج"

آج ان مغربی عورتوں کے پاس " حقوق نسواں " تو ہیں لیکن اس عفت وحیاء سے قلاش مغربی عورت کے پاس بقول جوش کچھ بھی نہیں بچا۔ ؎

نازکی' عزت' محبت آبرو کچھ بھی نہیں
نام تو ہے پھول لیکن رنگ وبو کچھ نہیں

مغربی ممالک اور امریکہ نے اس بہادر مسلم مشرقی خاتون کی مخالفت میں بہت کچھ کہا ہے۔ لیکن آیئے دیکھتے ہیں کہ وہاں حقوق نسواں کا کیا حال ہے؟ حال ہی میں امریکہ میں اسکے ایک اہم ادارہ میڈیکل ایسوسی ایشن کی تحقیقی رپورٹ کے مطابق ایک سال میں آٹھ لاکھ سے زائد خواتین کی جبراً آبروریزی کی جاتی ہے۔ تقریباً ہر پندرہ سیکنڈ بعد یہ مہذب ترقی یافتہ امریکی اپنی ہی ہم مذہب

ں و بہن کی عزت لوٹتے ہیں۔ اور ہر ڈھائی منٹ میں ایک عورت قتل کر دی جاتی ہے۔ اسی طرح تمام مغربی ممالک میں عورتوں کے حقوق ساری دنیا سے زیادہ پامال کیے جاتے ہیں۔ کیا یہ مظالم نسانی اور عورت کے حقوق پامال کرنے کے زمرے میں نہیں آتے۔ صرف ہیلری کلنٹن کو طالبان (جو شریعت کے مطابق عورتوں کو باپردہ رہنے کا حکم دیتے ہیں) حقوق نسواں کے دشمن نظر آتے ہیں۔ ہیلری کو اپنا شوہر نامدار صدر کلنٹن نظر نہیں آتا۔ جسکے ساتھ ذلت و رسوائی کی درجنوں داستانیں ہر روز منظر عام پر آ رہی ہیں۔ کیا یہ سب حقوق نسواں سلب کرنے کے ضمن میں نہیں آتے؟۔ ترک رکن پارلیمنٹ اور اس خاتون مشرق کے اس ایمانی مظاہرہ نے سیکولر ممالک مصر، تیونس، الجزائر، شام وغیرہ میں بھی ایک لرزہ برپا کر دیا ہے۔ وہاں کی عورتوں نے بھی نقاب کا مسئلہ از سر نو اٹھالیا ہے۔ گو کہ مغرب اور شیطان کے چیلے عورتوں کے پردے اور اسلام کی ابھرتی ہوئی فطری قوت کو دبانے کی ناپاک کوششوں میں مصروف ہیں۔ لیکن ان کی یہ تمام کوششیں انشاء اللہ تار عنکبوت ثابت ہونگی۔

آج امت مسلمہ میں اگر حکیم الامت علامہ اقبالؒ زندہ ہوتے تو اس جرأت رندانہ پردہ طرابلس کی فاطمہ بنت عبداللہ کی طرح کیا کچھ آپکی نذر نہ کرتے۔ ترک ناداں (مصطفیٰ کمال) نے خلافت اسلامیہ کی جو قبا سیکولرازم کے خنجر سے چاک کر دی تھی۔ اسلام کی اس بہادر بیٹی مروہ کوانچی نے اس قبا کی کیا خوب رفوگری کی ہے۔ نقاب اور حجاب کا تقدس بلند کرنے پر ہم اس قابل فخر دختر اسلام کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں۔ جس نے بت کدہ میں اذان حق دے کر سیکولرازم کے بت میں دراڑیں ڈال دی ہیں۔ آج امت مسلمہ اور خصوصاً مشرقی خواتین کا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے۔

اے شعاع ارض مشرق! تیرے عفت کا شعار
کج کرے گا ملک و ملت کی کلاہ افتخار

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆